السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«زَیۡدٌ طَلَّقَ امۡرَاَتَہٗ فِی الۡوَقۡتِ الصُّبۡحِ طَلَاقًا وَاحِدًا ثُمَّ طَلَّقَ فِیۡ وَقۡتِ الظُّہۡرِ طَلَاقًا آخَرَ ثُمَّ طَلَّقَ طَلَاقًا آخَرَ فِیۡ وَقۡتِ الۡعَصۡرِ ہَلۡ تُعَدُّ تِلۡکَ الطَّلَقَاتُ الثَّلَاثُ فِیۡ یَوۡمٍ وَاحِدٍ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجۡعِیًّا اَوۡ طَلَاقًا ثَلَاثًا بَائِنًا» (1)

''زید نے اپنی بیوی کو صبح کے وقت ایک طلاق دی پھر ظہر کے وقت ایک اور طلاق دی پھر عصر کے وقت ایک اور طلاق دی کیا ایک دن کی یہ تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوگی یا تین طلاقیں بائنہ ہوجائیں گی''

«زَیۡدٌ کَتَبَ کِتَابًا لِاِمۡرَاَتِہٖ بِاَنۡتِ بَائِنٌ وَمَا اَرَادَ بِاَنۡتِ بَائِنٌ اِلاَّ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجۡعِیًّا ثُمَّ اَمۡسَکَ زَیۡدٌ ہٰذَا مَعَہٗ وَکَتَبَ مَکَانَہٗ خَطًّا آخَرَ فِیۡ مَجۡلِسٍ آخَرَ بِاَنۡتِ طَالِقٌ ۔ ہَلۡ یَقَعُ فِیۡ ہٰذِہِ الصُّوۡرَۃِ طَلَاقَانِ اَوۡ وَاحِدٌ وَالۡحَالُ اَنَّ الۡمُطَلِّقَ غَیَّرَ لَفۡظَ بَائِنٍ اِلٰی طَالِقٍ بِغَیۡرِ نِیَّۃِ اِیۡقَاعِ الطَّلَاقِ الثَّانِیۡ» (2)

''زید نے اپنی بیوی کو اَنۡتِ بَائِنٌ کا لفظ لکھا اور اس نے اَنۡتِ بَائِنٌ سے ایک رجعی طلاق کی نیت کی پھر زید نے وہ خط اپنے پاس رکھا اور اس کی جگہ ایک دوسرا خط دوسری مجلس میں لکھا اَنۡتِ طَالِقٌ کے لفظ سے کیا اس صورة میں ایک طلاق واقع ہوگی یا دو اور صورت حال یہ ہے کہ طلاق دینے والے نے بَائِنٌ کی جگہ طَالِقٌ کا لفظ بدلا ہے دوسری طلاق دینے کی نیت کے بغیر''؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

«فِیۡ ہٰذِہِ الصُّوۡرَۃِ الطَّلَاقُ الۡاَوَّلُ ، وَالثَّانِیۡ رَجۡعِیَّانِ ، وَالثَّالِثُ لَا رَجۡعَۃَ بَعۡدَہٗ ، وَلَا تَحِلُّ لَہٗ حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَہٗ نِکَاحًا صَحِیۡحًا خَالِیًا عَنۡ شَرۡطِ التَّحۡلِیۡلِ وَالدَّلِیۡلُ عَلٰی ذٰلِکَ قَوۡلُہٗ تَعَالٰی : اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاکٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌ بِاِحۡسَانٍ وَہٰذَا التَّسۡرِیۡحُ طَلَاقٌ بِتَفۡسِیۡرِ النَّبِیِّ ﷺ کَمَا فِیۡ تَفۡسِیۡرِ ابۡنِ کَثِیۡرٍ وَغَیۡرِہٖ» (1)

''اس صورت میں پہلی اور دوسری طلاق رجعی ہے اور تیسری کے بعد رجوع نہیں ہے اور وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے حتی کہ وہ دوسرے آدمی سے صحیح نکاح کرلے جو شرط حلالہ سے خالی ہو۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ رجعی طلاقیں دو ہیں پس روکنا ہے ساتھ اچھے طریقے کے یا چھوڑ دینا ہے ساتھ احسان کے اور اس چھوڑنے سے مراد طلاق ہے نبی ﷺ کی تفسیر کے مطابق جس طرح تفسیر ابن کثیر اور دوسری تفاسیر میں ہے''

«تُعۡتَبَرُ نِیَّتُہٗ ، فَیَکُوۡنُ الطَّلَاقُ وَاحِدًا رَجۡعِیًّا اِنۡ کَانَتِ الۡمَرۡاَۃُ مَدۡخُوۡلاً بِہَا» (2)

''اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر عورت مدخول بہا ہے تو ایک رجعی طلاق واقع ہوگی''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص 347

محدث فتویٰ